بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

GeniusNestHub.com

CamScanner

پھر وطنیت کی طرف

مولانا صلاح الدین احمد
(1902ء-1964ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: مولانا صلاح الدین احمد لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی احمد بخش تھا۔ اُنھوں نے پنجاب نیشنل کالج لاہور سے بی اے کیا۔ وہ ابتدا سے ہی اُردو زبان وادب کے شیدائی تھے۔ اُنھوں نے طالب علمی کے زمانے سے ہی ایک رسالہ "خیالستان" کے نام سے جاری کیا۔ ۱۹۳۴ سے اُنھوں نے "ادبی دُنیا" کی اِدارت سنبھالی اور آخری دم تک اسے مرتب ار شائع کرتے رہے۔ اُن کا ایک اہم کارنامہ "اکادمی پنجاب" کا قیام ہے۔ اس انجمن کے تحت اُنھوں نے اُردو کی قدیم اور نادر کتابوں کو ازسرِ نو شائع کیا۔ وہ "اردو پڑھو، اُردو بولو" تحریک کے سرخیل تھے۔ جس کی وجہ سے اُنھیں "پنجاب کا بابائے اُردو" بھی کہا جاتا ہے۔

ادبی خدمات: وہ ایک اعلیٰ درجے کے مقالہ نگار تھے۔ اُنھوں نے ادبی اور قومی موضوعات پر سینکڑوں مقالے لکھے ہیں۔ وہ صحتِ زبان اور آرائشِ زبان کا بہت کیال رکھتے تھے۔ بہت سے ادیبوں نے ادب وتنقید کا فن اُن کے زیرِ نگرانی سیکھا۔ رسالہ "ادبی دُنیا" نے بہت سے نوجوان ادیبوں اور شاعروں کی رہنائی کی۔

تصانیف: تصوراتِ اقبالؒ، افسانوی ادب، محمد حسین آزاد وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک مضمون ہے جو مصنف کی کتاب "تصوراتِ اقبال" سے لیا گیا ہے۔ اس میں انھوں نے دلائل سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کا ایک قیام ایک حقیقت پسندانہ قدم تھا۔ اگر چہ اقبال کا تصورِ ملت بڑا آفاقی تصور ہے لیکن ہمیں آسمان سے زیادہ زمین کے ایک ٹکڑے کی ضرورت تھی تاکہ ہم اپنے تحفظ، فروغ اور ملی مقاصد کے لیے کوشش کر سکیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 26)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شیدائی	عاشق، چاہنے والا	مرتب	ترتیب دینا
اکادمی پنجاب	ایک ادارے کا نام	نادر	نایاب، کم پایا جانے والا
ازسرِنو	نئے سرے سے	مقالہ نگار	مضمون لکھنے والا
مقالے	تحقیقی مضمون	صحتِ زبان	زبان کے معیار
آرائشِ زبان	زبان کی سجاوٹ		

Geniusnesthub.com
CamScanner

(صفحہ نمبر 27)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اسلامیانِ ہند	ہندوستان کے مسلمان	وحدتِ ملت	مسلمان امت کا ایک ہوجانا
فکروشعور	خیال، سوچ	وطنیت	وطن سے متعلق
معما	راز، چھپی ہوئی بات	قطعیت	یقین کے ساتھ
موزوں	مناسب	نصب العین	مقصد، منزل
معاون	مددگار، دوست	جذبۂ ملت	ایک ملت ہونے کا جذبہ
آفرینش	پیدائش، تخلیق	رُبع صدی	پچیس سال، ایک چوتھائی صدی
استخفاف	تذلیل، توہین	محور	مرکز
شاعرانہ الہامات	ایسے خیال جو کسی شاعر کے دماغ میں پیدا ہوں	وقفہ قلیل	مختصر سا وقفہ
مبذول	توجہ پھیرنا	اقطاع	قطعہ کی جمع، زمین کے مختلف حصے
راس کماری	انڈیا کے جنوب میں واقع ریاست تامل ناڈو کا ایک ساحلی علاقہ	جمرود	برصغیر کے شمال میں واقع خیبر پختونخواہ کا آخری قصبہ، درہ خیبر کا راستہ
ٹیپو سلطانؒ	میسور کے آخری حکمران، جنھوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی	عبدالحمید ثانیؒ	خلافتِ عثمانیہ کے آخری بااثر خلیفہ، ان کے بعد جو خلیفہ آئے، ان کے پاس اختیار نہیں تھا، جو آخرِ کار 1924ء میں ختم ہوگئی
جمال الدین افغانی	ایک مسلم رہنما، مسلمانوں کی وحدت کے قائل تھے	مفکرِ اسلام	علامہ اقبال کا لقب، اسلام کا مفکر
شرمندۂ تعبیر	پورا ہونا، تعبیر نکلنا	مقاصدِ ملت	مسلمان امت کے مقاصد

(صفحہ نمبر 28)

فروغ	رونق، چمک	افکار	فکر کی جمع، خیالات
انحراف	نافرمانی، حکم نہ ماننا	ترک تازی	جنگ کرنا، جنگ جوئی
وسعتیں	پھیلاؤ	سفینے	کشتیاں
بحرِ امکاں	امکانات کا سمندر	ناپید	غیر موجود، جو موجود نہ ہو
کناریاں	حاشیہ، حد	تاسیس	بنیاد رکھنا
تشکیل	شکل دینا، بنانا	وسعتوں	پھیلاؤ، چوڑائی
محصور	گھیرے میں آیا ہوا	تخیل	سوچ، خیال

Geniushesthub.com

CS CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رفعتیں	بلندیاں	مُتصرف	استعمال میں لانے والا، خرچ کرنے والا
آفاق گیر	پوری دنیا کا	تصورِ ملت	مسلمان ایک ملت کا تصور
رُجعت	واپس لوٹنا، واپسی	حقیقت پرستانہ رُجعت	حقیقت کی طرف واپس لوٹنا
آسمانِ بے کراں	لامحدود آسمان، جس کی کوئی حد نہ ہو	خطۂ زمین	زمین کا ٹکڑا
حاجت	ضرورت	بے سود	بے فائدہ، جس کا کوئی فائدہ نہ ہو
نعمتِ عظمیٰ	بڑی نعمت	بہرہ مند	خوش قسمت، فائدہ اٹھانے والا
والہانہ محبت	بے پناہ محبت	مرغزار	چراہ گاہ، سبزہ زار
فوزِ عظیم	بڑی کامیابی		

(صفحہ نمبر 29)

منطقی طور پر	عقلی طور پر	اعمالِ حسنہ	اچھے اعمال
اعلائے کلمۃ اللہ	اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے	ضعف	بڑھاپا، کمزوری، نقصان
آفت	مصیبت	خاکم بدہن	میرے منہ میں خاک
محاذ	جنگ کا میدان	متضاد	ایک دوسرے کے الٹ ہونا
ہم آہنگ	ہم سفر، اکٹھے ہو جانا	ضامن	ضمانت دینے والا
مشترکہ نصب العین	مشترکہ مقصد	تقدس	پاک ہونا، پاکیزگی
مجالِ انکار	انکار کی ہمت	یارائے انحراف	نافرمانی کا حوصلہ

(صفحہ نمبر 30)

ملی روابط	بطور مسلمان دوسرے مسلمانوں سے تعلق	سربکف رہیں گے	جان دینے کے لیے تیار رہیں گے
حرم کی پاسبانی	کعبہ کی حفاظت، مراد دین کی حفاظت	نیل کے ساحل	مصر کے دریائے نیل کے ساحل سے لے کر
بہ خاکِ کاشغر	چین کے صوبے سنکیانگ کے شہر کاشغر کی مٹی تک		

Geniusnesthub.com
CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے، اسلامی ہند میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلامی وطن کے قیام کی دعوت دی۔ (صفحہ 27)

سبق کا عنوان: پھر وطنیت کی طرف

مصنف کا نام: مولانا صلاح الدین احمد

تشریح

یہ سبق ایک مضمون ہے جو مصنف کی کتاب ''تصوراتِ اقبال'' سے لیا گیا ہے۔ اس میں انھوں نے دلائل سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کا ایک قیام ایک حقیقت پسندانہ قدم تھا۔ اگر چہ اقبال کا تصورِ ملت بڑا آفاقی تصور ہے لیکن ہمیں آسمان سے زیادہ زمین کے ایک ٹکڑے کی ضرورت تھی تا کہ ہم اپنے تحفظ، فروغ اور ملی مقاصد کے لیے کوشش کر سکیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیر بحث اقتباس میں مصنف ہمیں بتاتے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں میں ملت کے جذبے کا پیدا ہونا اور پھر پاکستان کا بننا، ایک تاریخی پہیلی ہے جسے سلجھانا بہت مشکل ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان جس نکتے پر اکٹھے ہوئے، وہ امت کی وحدت کا نکتہ تھا۔ چوں کہ اسلام مسلمانوں میں کسی قسم کی تقسیم کا قائل نہیں۔ اس لیے ساری دنیا کے مسلمان ایک واحد وجود ہیں۔ جس کی بنیاد ایک عقیدہ اسلام ہے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ: ''مسلمان ایک امت ہیں۔'' یا ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ: ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔

لیکن اس کے بعد مصنف اس بات پر حیرانی کا اظہار کرتے ہیں کہ بعد میں اسی جذبے نے ایک قومی وطن کے قیام کے لیے راستہ ہموار کیا۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ ایک امت کا تصور کس طرح ایک قومی وطن کے تصور کی طرف مڑ گیا۔ اس لیے وہ اسے ایک معمہ یا پہیلی قرار دیتے ہیں۔ اپنی اس بات کی تائید میں وہ اقبال کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقبال نے سب سے زیادہ وطنیت پرستی پر تنقید کی ہے۔ انھوں نے وطن پرستی کو آج کے دور کا نیا خدا قرار دیتے ہوئے اسے مذہب کا کفن قرار دیا تھا۔ بقول اقبال:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے　　　جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

بقول مصنف اقبال بیسویں صدی کے پہلے پچیس سالوں تک امت کے تصور پر زور دیتے رہے۔ انھوں نے ترانہ ہندی میں ایک امت ہونے کا اعتراف کیا تھا۔ یا یہ وہی اقبال ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کی ایک امت بننے کی بات کرتا ہے۔ اور انھیں قرآن وسنت پر اکٹھے ہونے کی دعوت دیتے ہوئے کہتا ہے:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے　　　نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

لیکن وہی اقبال 1930ء کے خطبہ الہ آباد میں ایک قومی وطن کے قیام کا تصور پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو ان علاقوں کو یک جا کر کے ایک وطن بنا لینا چاہیے جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ گویا مصنف کے خیال میں یہ شاعرِ مشرق کا جذبات کی حدود سے نکل کر افکار کی دنیا میں قدم رکھنے جیسا ہے۔ یعنی پہلے وہ شاعرانہ جذبات میں بہ رہے تھے۔ لیکن جب انھوں نے حقیقت کی دنیا میں قدم رکھا تو انھیں یہ نظر آیا کہ آج کے دور میں ایک وطن کا قیام ہی مسلمانوں کے مسائل کا حل ہے۔ اس لیے انھوں نے پاکستان کے قیام کی بات کی۔

اگر چہ مصنف نے ان دونوں باتوں کو ایک دوسرے کے الٹ قرار دیتے ہوئے، معمہ یا پہیلی قرار دیا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ

Geniusnesthub.com

CamScanner

دونوں باتیں مخالف نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دور کے معروضی حالات میں پاکستان کا قیام ضروری تھا۔ لیکن اسے اسلام کی تجربہ گاہ بن کر پوری مسلم دنیا کے لیے مثال بننا ہے۔ اسے قومی وطن کی حدود سے نکل کر ایک ملت بننے کی طرف پیش قدمی کرنی ہے۔ گویا بقول شخصے:

"قومی وطن وہ نقطہ آغاز ہے جسے پھیل کر ایک ابھی دائرہِ اُمت بننا ہے۔"

سبق کے آخر میں مصنف نے اس بات کا عہد بھی کیا ہے کہ ہم شاعرِ مشرق کے تصورِ ملت کو پورا کرنے کے لیے اپنی ہر ممکن جدو جہد کریں گے۔

اقتباس 2:

جب اپنے ملی مفاد کی حفاظت اور اپنے ملی مقاصد کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملک کا زوال ملت کا زوال بن جائے گا۔ (صفحہ 29)

سبق کا عنوان: پھر وطنیت کی طرف

مصنف کا نام: مولانا صلاح الدین احمد

تشریح

یہ سبق ایک مضمون ہے جو مصنف کی کتاب "تصوراتِ اقبال" سے لیا گیا ہے۔ اس میں انھوں نے دلائل سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کا ایک قیام ایک حقیقت پسندانہ قدم تھا۔ اگرچہ اقبال کا تصورِ ملت بڑا آفاقی تصور ہے لیکن ہمیں آسمان سے زیادہ زمین کے ایک ٹکڑے کی ضرورت تھی تا کہ ہم اپنے تحفظ، فروغ اور ملی مقاصد کے لیے کوشش کر سکیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ بحث اقتباس میں مصنف اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہمیں اب ہر چیز سے بڑھ کر اپنے وطن کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ان کے خیال میں پاکستان کے قیام میں جو جذبہ کارفرما تھا، وہ ملت یا امت کا جذبہ تھا۔ ہم نے یہ وطن حاصل ہی اس لیے کیا تھا کہ اسے اسلام کی تجربہ گاہ بنا سکیں۔ اور پھر مسلم دنیا کے لیے مثال بن کر اپنے ملی مقاصد یعنی مسلمانوں کی وحدت کا مقصد پورا کر سکیں۔ گویا بقول شخصے:

"قومی وطن وہ نقطہ آغاز ہے جسے پھیل کر ابھی دائرہِ اُمت بننا ہے۔"

اس لیے مصنف سمجھتے ہیں کہ اپنے ملی مقاصد کے قیام اور اس کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ ہم اب اس وطن کی حفاظت دل و جان سے کریں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ یہ ہمارے لیے یہ کافی ہے یا نہیں۔ یا یہ ایک کمزور ملک ہے۔ بلکہ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اس کی حفاظت اور ترقی کو ہر مقصد پر ترجیح دیں۔ کیوں کہ یہ رہے گا تو ہم اسلام پر عمل کر کے نیک اعمال کر سکیں گے۔ یہ رہے گا تو ہم اپنے ملی مقاصد پورے کر سکیں گے۔ ہم اس نقطے کو پھیلا کر دائرہ امت بنا سکیں گے۔ یہ سب کچھ تبھی ممکن ہے جب انسان آزاد اور خود مختار ہو۔

اس لیے اس کی سلامتی ہماری جانوں، ہمارے گھر بار، ہمارے ترقی کے مواقعوں اور ہمارے تمام تر امکانات سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر یہ قائم رہے گا کہ ہم دین کی خدمت بھی کر سکیں گے۔ کیوں کہ دین کی اصل خدمت یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اگر ہم خدانخواستہ غلام بن جائیں تو ہم اپنے دین کے احکامات کو کہاں نافذ کریں گے۔ اور ان پر عمل کیسے کر سکیں گے۔ اگر یہ قائم اور مضبوط ہوگا تو ہم ساری مسلمان امت کو اکٹھا کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ ہم ساری دنیا میں اللہ کا کلمہ بلند کر سکیں گے۔ جو ہماری تخلیق کا مقصد ہے۔ جس کے لیے ہمیں آخری اُمت بنایا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

"تم وہ بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔" القرآن

اگر یہ قائم و دائم رہے گا تو ہم پوری دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچا سکیں گے۔ اگر خدانخواستہ یہ سب کچھ نہ رہا تو یہ نہ صرف ملک کا زوال ہوگا۔ بلکہ ہمارے ملی مقاصد کا زوال بھی ہوگا۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

مشق

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

1- پاکستان کے قیام سے پہلے اسلامیانِ ہند کے دل کس جذبے سے سرشار تھے؟

جواب: پاکستان بننے سے پہلے ہندوستان کے مسلمانوں کے دل وحدتِ ملت یعنی مسلمانوں کی وحدت کے جذبے سے سرشار تھے۔ اگر چہ یہ جذبہ وطنیت کے تصور کے خلاف ہے لیکن آخرِ کار یہی جذبہ ہمارے وطن کے قیام کا باعث بنا۔

2- ہمارا قومی نصب العین کیا ہے؟

جواب: ہمارا قومی نصب العین یہ ہے کہ ہم نے جو وطن حاصل کیا ہے، دل و جان سے اس کی حفاظت کریں۔ اس کی ترقی کے لیے دن رات کوشش کریں۔ اسے اپنے ملی مقاصد کی حفاظت اور فروغ کے لیے اسلام کا مرکز بنائیں۔ اسے اسلام کا ایسا مثالی نمونہ بنائیں جو ساری دنیا کے لیے مثال ہو۔

3- قومی نصب العین کے حصول کا سیدھا راستہ کونسا ہے؟

جواب: قومی نصب العین کے حصول کا سیدھا راستہ یہ ہے کہ ہم سب محنت کریں۔ اپنے وطن کو محفوظ اور ترقی یافتہ بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ اپنے ذاتی مفاد کو قومی مفاد کے سامنے چھوڑ دیں۔ اور اپنے قومی مفاد کو ملی مفاد کے تابع رکھیں۔

4- ہمیں "پاکستان" کا تصور کس نے دیا؟

جواب: پاکستان کا تصور ہمیں شاعرِ مشرق، مفکرِ اسلام علامہ محمد اقبال نے دیا۔

5- اقبالؒ نے مسلمانانِ ہند کی عملی سیاسیات کی طرف اپنی توجہ کیوں مبذول کی؟

جواب: مصنف کے نزدیک جب اقبال نے جذبات سے حقیقی دنیا کی طرف رجوع کیا تو اسے ہندوستان کے مسلمانوں کے مسائل کا حل شاعری سے زیادہ عملی سیاسیات میں نظر آیا۔ یہی وجہ ہے کہ پھر انھوں نے عملی سیاست میں آ کر ایک وطن کے قیام کا تصور پیش کیا۔

6- اقبالؒ کا تصورِ پاکستان اس کے آفاق گیر تصورِ ملت سے کیوں نسبت نہیں رکھتا تھا؟

جواب: پہلے اقبالؒ نے بھی ٹیپو سلطانؒ اور عبدالحمید ثانیؒ کی طرح ملتِ اسلامیہ کی وحدت کا خواب دیکھا۔ لیکن ایک بات صاف ظاہر ہے کہ ملت کے مقاصد کے فروغ کے لیے جب انھوں نے جذبات کی دنیا سے افکار کی دنیا کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے ایک وطن پاکستان کے قیام کا تصور پیش کیا۔ یہ تصورِ پاکستان اس لحاظ سے ان کے تصورِ ملت سے نسبت نہیں رکھتا کہ یہ ایک محدود تصور ہے لیکن اگر بہ نظرِ غور دیکھا جائے تو ایک محدود تصورِ وطن ہی ایک لامحدود تصورِ ملت کا نقطہ آغاز بھی ہے۔

7- جب ہم نے آزاد وطن پاکستان حاصل کر لیا تو بقولِ مصنف اب منطقی طور پر ہمارے لیے کیا لازم ہے؟

جواب: اب جب کہ ہم نے آزاد وطن حاصل کر لیا ہے تو منطقی طور پر لازم ہے کہ ہماری وطن دوستی ہمارے دوسرے مسلم ممالک سے ملّی تعلقات پر غالب نہ آئے اور نہ ہی انھیں نقصان پہنچائے۔ اور ہم شاعرِ اسلام علامہ اقبال کی یہ خواہش کہ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے،

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

کو پورا کرنے کے لیے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔

8- **ٹیپو سلطانؒ، سلطان عبدالحمید ثانیؒ، سید جمال الدین افغانیؒ اور علامہ اقبالؒ کس مشترک تصور کے مبلّغ تھے؟**

جواب: ٹیپو سلطانؒ، سلطان عبدالحمید ثانیؒ، سید جمال الدین افغانیؒ اور علامہ اقبالؒ، یہ سب عظیم لوگ مسلمانوں کی وحدت، اتحاد اور ایک حقیقی اسلامی ریاست کے قیام کے مشترک تصور کی تبلیغ کرنے والے تھے۔ یہ سب لوگ مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونا چاہتے تھے اور نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاکِ کاشغر مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند اکٹھا دیکھنا چاہتے تھے۔

سوال ۲: **درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں:**

(الف) **مضمون میں مصنف نے کن اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے؟**

جواب: مصنف نے مضمون میں درجِ ذیل اہم نکات بیان کیے ہیں:-

☆ وحدتِ ملت کا جذبہ ہی آخر کار ہمارے قومی وطن پاکستان کے قیام کا سبب بنا۔
☆ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر شاعرِ اسلام علامہ محمد اقبال نے عملی سیاسیات کی طرف توجہ دی۔
☆ حقیقت کی دنیا میں ہمیں ایک زمین کے ٹکڑے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے ملّی مقاصد کو فروغ دے سکیں اور اللہ کے دین کی بادشاہت زمین پر قائم کر سکیں۔
☆ اب ہم آزاد ہیں تو ہمیں اپنے اس وطن کی حفاظت اور اس کی ترقی کو تمام دوسرے فرائض پر ترجیح دینی چاہیے۔
☆ ان تصورِ وطن اور تصورِ ملت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔
☆ ہمارے ساتھ رہنے والے غیر مسلم اب ہماری ذمہ داری ہیں۔ انھیں مفید شہری بنانا ہمارا فرض ہے۔
☆ ہماری وطن دوستی ہمارے دوسرے اسلامی ممالک سے رشتے میں رکاوٹ نہ بنے۔

(ب) **پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کے لیے کیوں ضروری تھا؟**

جواب: مسلمان ہندوستان میں ایک اقلیت بن کے رہ گئے تھے۔ جن کی کوئی حیثیت اور پہچان باقی نہیں رہی تھی۔ ہندو اکثریت میں تھے اور مسلمانوں کی اسلامی پہچان کو مٹانے کے درپے تھے۔ ایسے میں ضروری تھا کہ ایک وطن ہو جہاں مسلمان اپنے مذہب، تہذیب اور روایات کے مطابق زندگی گزار سکیں اور اپنے ملّی مقاصد کو فروغ دے سکیں۔

(ج) **ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کے ضمن میں پاکستان کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟**

جواب: پاکستان ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کے لیے اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ آخری عثمانی خلافت کے ختم ہو جانے اور ملتِ اسلامیہ کے بہت سے ملکوں میں تقسیم ہو جانے کے بعد پاکستان واحد ملک ہے، جو لا الہ الا اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑی فوجی اور ایٹمی طاقت ہے۔ یہ بے پناہ وسائل اور افرادی قوت کا حامل ملک ہے۔ اس لیے یہ اسلامی ممالک کو قریب لانے اور ان کے اتحاد کے لیے رہنما کردار ادا کر سکتا ہے۔

(د) **بقولِ مصنف ہم کیوں کر اعلائے کلمۃ اللہ کر سکیں گے؟**

جواب: مصنف کے بقول جب ہمارا آزاد وطن قائم اور مضبوط رہے گا تو ہم خدمتِ دین اور تعمیرِ ملت بھی کر سکیں گے اور دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ یعنی اللہ کے کلمے کا پرچم بھی بلند کر سکیں گے۔ اسی طرح ہم انسانیت کے حقوق بھی ادا کر سکیں گے۔ لیکن اگر اس آزاد وطن کو کوئی نقصان

GeniusNestHub.com
CamScanner

پہنچا تو پھر یہ سب مقاصد صرف خواب ہی رہ جائیں گے۔

(ہ) ایک ہوں مسلم، حرم کی پاسبانی کے لیے — نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

یہ شعر کس شاعر کا ہے؟ اس مضمون کے تناظر میں شعر کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: یہ شعر علامہ محمد اقبال کا ہے۔ اور اس میں شاعر اس خواہش کا اظہار کر رہا ہے کہ چوں کہ مسلمان ایک امتِ واحدہ اور ایک جسم کی مانند ہیں، اس لیے نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک مراد ساری دنیا کے مسلمان ایک قوم یا امت بن جائیں۔ وہ ایک امت بن کر حرم کی پاسبانی یعنی دین کے قیام، حفاظت اور فروغ کے لیے کام کریں۔ وہ زمین پر اعلائے کلمۃ اللہ یعنی حق کا پرچم بلند کریں اور انسانیت کو توحید کے نور سے منور کر دیں۔

سوال ۳۔ درج ذیل جملوں میں امدادی افعال کی نشاندہی کریں۔

جملے	امدادی افعال
(الف) میں نے سلیم کو زمین پر پٹخ دیا۔	دیا
(ب) اُسے اپنی بات واضح کرنے دو۔	دو
(ج) اندھا اچانک گڑھے میں گر پڑا۔	پڑا
(د) جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو!	اٹھا
(ہ) جو میں نے سنا ہے وہ مجھ سے بیان نہیں ہوسکتا۔	سکتا

سوال ۴۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

جواب: وَطَنِیَّت، مُفَکِّرِ اِسلَام، مُتَصَرَّف، تَصَوُّرِ مِلَّت، تَحَفُّظ، بَرِّ عَظِیم۔

سوال ۵۔ درج بالا رموزِ اوقاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دو دو جملے تحریر کریں۔

جواب: ڈاکٹر حسن (جو میرے ہمسائے ہیں) بڑے قابل آدمی ہیں۔

بیگم صاحبہ (خدا انھیں سلامت رکھے) میرا بہت خیال رکھتی تھیں۔

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: مصنف کے خیال میں اقبال کا جذبات سے افکار کی طرف رجوع کرنا کیوں ضروری تھا؟

جواب: مصنف کے خیال میں اقبال کا تصورِ ملت ایک جذباتی یا شاعرانہ خیال تھا۔ جب کہ حقیقت یہ تھی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو آسمان سے زیادہ زمین کی ضرورت تھی۔ جہاں وہ اللہ کے قانون کو نافذ کر سکیں اور اس کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ گویا ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے تحفظ اور فروغ کے لیے ایک وطن کی ضرورت تھی۔

سوال 2: وطن کے حصول کے بعد اس کی حفاظت اور فروغ کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب: مصنف کے مطابق اب جب کہ ہم ایک وطن حاصل کر چکے ہیں۔ تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کی حفاظت کو ہر چیز پر ترجیح دیں۔ اس کی

Geniusneshub.com
CamScanner

وجہ یہ ہے کہ یہ وطن رہے گا تو ہم تبھی اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کر سکیں گے۔ ہمارے گھر بار اور جسم سلامت رہیں گے۔ ہم دین کے فروغ کے لیے کوشش کر سکیں گے۔ اور اپنے ملی مقاصد کو بھی پورا کر سکیں گے۔

سوال 3: قیامِ پاکستان کے بعد ہم پر کون سی نئی ذمہ داری آن پڑی ہے؟

جواب: قیامِ پاکستان کے بعد ہم پر جو نئی ذمہ داری آن پڑی ہے، وہ ایک کروڑ غیر مسلم پاکستانیوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے حصے میں آئے ہیں۔ انھیں مفید شہری بنانا اور ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 سبق "پھر وطنیت کی طرف" کے مصنف کا نام ہے؟

ا۔ ڈاکٹر وزیر آغا ب۔ مولانا صلاح الدین ج۔ شبلی نعمانی د۔ رشید احمد صدیقی

-2 مولانا صلاح الدین احمد کا سن پیدائش ہے؟

ا۔ ۱۹۰۱ء ب۔ ۱۹۰۲ ج۔ ۱۹۰۳ د۔ ۱۹۰۴

-3 مولانا صلاح الدین کا سن وفات ہے؟

ا۔ ۱۹۶۱ ب۔ ۱۹۶۲ ج۔ ۱۹۶۳ د۔ ۱۹۶۴

-4 مولانا صلاح الدین کس شہر میں پیدا ہوئے؟

ا۔ لاہور ب۔ دہلی ج۔ کراچی د۔ ملتان

-5 انھوں نے طالب علمی کے زمانے سے کون سا رسالہ جاری کیا؟

ا۔ بہارستان ب۔ خیالستان ج۔ نگارستان د۔ پھول

-6 ۱۹۳۴ میں انھوں نے کس رسالے کی ادارت سنبھالی اور مرتے دم تک اسی منصب پر رہے؟

ا۔ آخری دنیا ب۔ پہلی دنیا ج۔ سیاسی دنیا د۔ ادبی دنیا

-7 ان کا ایک اہم کارنامہ ہے؟

ا۔ اکادمی پنجاب ب۔ اکادمی پاکستان ج۔ اکادمی ہندوستان د۔ اکادمی ادب

-8 وہ کس تحریک کے سرخیل تھے؟

ا۔ اُردو پڑھو ب۔ اُردو بولو ج۔ اُردو لکھو د۔ اُردو پڑھو، اُردو بولو

-9 انھیں کہاں کا بابائے اُردو کہا جاتا ہے؟

ا۔ ہندوستان کا ب۔ پنجاب کا ج۔ پاکستان کا د۔ دہلی کا

Geniusnesthub.com

CamScanner

-10 ان میں سے کون سی تصنیف مولانا صلاح الدین کی ہے؟
ا۔ فکرِ اقبال　ب۔ خیالِ اقبال　ج۔ حقیقتِ اقبال　د۔ تصوراتِ اقبال

-11 ان میں سے کون سی تصنیف مولانا صلاح الدین کی ہے؟
ا۔ افسانوی ادب　ب۔ محمد حسین آزاد　ج۔ خیالستان　د۔ ا اور ب دونوں

-12 مصنف کے خیال میں پاکستان کے قیام سے پہلے مسلمانوں کے دل کس جذبے سے سرشار تھے؟
ا۔ آزادی کے　ب۔ ترقی کے　ج۔ وحدتِ ملت کے　د۔ قومیت کے

-13 وحدت امت کا خواب کن کن لوگوں نے دیکھا تھا؟
ا۔ ٹیپو سلطانؒ　ب۔ عبدالحمید ثانیؒ　ج۔ اقبالؒ　د۔ ا، ب، ج تینوں

-14 سبق ''پھر وطنیت کی طرف'' کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا۔ تصوراتِ اقبال　ب۔ افسانوی ادب　ج۔ محمد حسین آزاد　د۔ ادبی دنیا

جوابات

-1	ب	-2	ب	-3	د	-4	ا	-5	ب
-6	د	-7	ا	-8	د	-9	ب	-10	د
-11	د	-12	ج	-13	د	-14	ا		

Geniusnesthub.com

CamScanner